Dr. Zakir Hussain College of Education Khuldabad, Dist. Aurangabad. ★

EVEREST EDUCATIONAL SOCIETY'S

Dr. Zakir Hussain College of Education

Mhaismal Road, Khultabad, Dist –Aurangabad, (M.S)
(Affiliated to Dr. Babasaheb Ambedkar Marathwada University, Aurangabad.)
College Code - EA340908
NCTE Code-123119
Web-https://drzhedu.in
Principal
Dr. Shaikh Firoj
M.A., M.Ed., M.Phil. (Edu), Ph.D. (Edu.)
Mob: 9326069915

Ref. No.: DZH/603-2

Date: 18/02/2025

Justification 2.4.3

This is to be justified that the college has uploaded the details of the activities carried out during last completed academic year in respect of each response indicated as:

Teacher made written tests essentially based on subject content
Observation modes for individual and group activities
Performance tests
Oral assessment
Rating Scales

Kindly, consider it.

Thank you

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr.Babasaheb Ambedkar Marathwada University,Aurangabad
affiliated

Everest Educational Society's

Dr. Zakir Hussain College of Education,
Mhaismal Road ,Khuldabad, Dist.Aurangabad

Test / चाचणी

B.Ed.(Ist) Year

2022- 2023

Method.: Math-Science Medium.: Urdu

Name of Pupil Teacher.: Nameera Firdous Ayaz Ahmed Khan

Roll No.: 31 Section.:

Address.: Mangalwara Karanja (Lad)
Tq. Karanja Dist. Washim

Phone.:

Scanned with OKEN Scanner

Everest Educational Society's

Dr. Zakir Hussain College of Education, Mhaismal Road, Khuldabad,Dist.Aurangabad.

CERTIFICATE

This is to certify that MR./Mrs./Miss Nameera Firdous Ayaz Ahm... Kha...

Studying in B.Ed. I / II Year in the academic year 20 - 20

Roll No.: ....

Subject .: Test

Class.: B.Ed Ist year

Date.: ....

Photo

Supervisor

Principal

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Aurangabad.

INDEX

S.No.	Date	Particulars	Page No.
1		Childhood and Growing up.	
2		Contemporary India and Education	
3		Language Across curriculum	

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education, Khuldabad, Dist. Aurangabad

Dr. Zakir Hussain college of education. Khuldabad.

Name: Nameera firdous Ayaz Ahemad Khan

Medium: Urdu

Subject: Childhood and Growing up.
Paper I.

Method:

Roll. No.:

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Aurangabad.

سوال نمبر ① نشو و نما کے مراحل کے مقاصد بیان کیجیے -

جواب. نشو و نما کے مراحل کے لحاظ سے انسانی زندگی کے وقفے کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے -

نشو و نما کے مراحل		اوسط عمر
۱- شیر خوارگی	[Infancy]	0 سے 3 سال
2- ابتدائی بچپن	[Early childhood]	3 سے 6 سال
3- آخری بچپن	[Later childhood]	6 سے 12 سال
4- نوبلوغت	[Adolscence]	12 سے 18 سال
5- بلوغت	[Adulthood]	18 سے 45 سال
6- پختگی	[Matueity]	45 سے 65 سال
7- ضعیفی	[Oldage]	65 سال سے آگے

تعلیمی لحاظ سے بچے کی شیر خوارگی سے لے کر بلوغت کا زمانہ اہم ہوتا ہے - جس میں بچہ ابتدائی تعلیم سے لے کر کالج کے درجہ کی تعلیم حاصل کرتا ہے - بچے کی نشو و نما کے ان مراحل کا معلم کو علم ہونا ضروری ہے تاکہ بچوں کی صحیح رہنمائی ہو سکے اور ان کی نشو و نما کے مراحل کے لحاظ سے ہر مرحلہ کی مخصوص خصوصیات کو مد نظر رکھ کر تعلیم و تربیت کے عمل میں تبدیلی لائی جاسکے -

درج ذیل میں ہم تعلیمی لحاظ سے اہم نشو و نما کے مختلف مراحل کا مطالعہ کریں گے - اس دوران بچہ کی جسمانی، ذہنی، سماجی، جذباتی اور اخلاقی بالیدگی کے لحاظ سے کریں گے ساتھ ہی زیر بحث نشو و نما کے مرحلہ کی اہم خصوصیات اور اس کی تعلیمی اہمیت کو بھی سمجھیں گے -

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education ★ Khuldabad, Dist. Aurangabad

(1) شیر خوارگی [Infancy]

بچے کی پیدائش سے لے کر تقریباً تین سال تک کی عمر کا وقفہ شیر خوارگی کہلاتا ہے۔ پیدائش کے وقت ایک صحت مند بچے کا وزن تقریباً سات پونڈ اور لمبائی تقریباً انیس انچ ہوتی ہے۔

(a) جسمانی بالیدگی [Physical development]

پیدائش کے وقت لڑکے کا وزن لڑکی کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ عمر کے پہلے چھ ماہ میں بچے کا وزن پیدائش کے وقت سے دگنا ہو جاتا ہے اور ایک سال میں تین گنا ہو جاتا ہے۔ اس طرح لڑکے کا قد بھی لڑکی کے بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ پہلے سال میں قد میں دس انچ اور دوسرے سال میں پانچ انچ کا اضافہ ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت بچے کے سر کی لمبائی جسم کے کل لمبائی کا ایک چوتھائی ہوتی ہے۔ ہڈیاں نازک، چھوٹی اور لچک دار ہوتی ہیں۔ چھ ماہ میں دودھ کے دانت نکلنا شروع ہو جاتے ہیں اور ایک سال کی عمر میں ان کی تعداد آٹھ تک ہو جاتی ہے۔ جسم کے اندرونی اعضاء، پیروں اور بازوؤں میں تناسب سے پختگی شروع ہو جاتی ہے۔

(b) ذہنی بالیدگی [Mental Development]

پیدائش کے وقت سے ہی بچہ چھینکنا، ہچکی لینا، دودھ پینا، ہاتھ پیر ہلانا، رو کر اپنی تکلیف کا اظہار کرنا اور زور کی آواز سن کر چونکنا جیسے عمل کرتا ہے۔ دوسرے ہفتہ میں روشنی اور چمکیلی اور بڑی چیزوں کو غور سے دیکھتا ہے۔ پہلے مہینہ میں بھوک اور تکلیف کی وجہ سے چیختا ہے اور دوسرے مہینے میں آواز سن کر مسکراتا ہے۔ (مسکرانا) چھٹے مہینے میں اپنا نام سمجھنا، محبت اور غم میں فرق کرنا، دی جانے والی اشیاء کو ہاتھ سے پکڑنا اور کھوئے ہوئے کھلونوں کو تلاش کرنا۔ دسویں مہینے میں مختلف آواز کی نقل کرنا جیسی صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(c) سماجی بالیدگی [Social Development]

پیدائش کے پہلے دن ہی بچہ آوازیں سننے لگتا ہے اور لوگوں کو دیکھتا ہے۔ تیسرے مہینے میں وہ اپنی ماں کو پہچاننے لگتا ہے۔ اور اپنے ساتھ کھیلنے والوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ پانچویں مہینے میں غصہ اور محبت کے برتاؤ میں فرق سمجھنے لگتا ہے۔ آٹھویں مہینے میں مختلف لوگوں کی آواز کی نقل کرتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں منع کیے گئے کام نہیں کرتا۔ دو سال کی عمر میں بڑوں کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تیسرے سال دوست بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے۔ ان کے ساتھ اپنے کھلونوں کا تبادلہ کرتا ہے۔ اسکول میں بچوں سے دوستی کرتا ہے اور اپنے پسندیدہ دوستوں کے ساتھ کھانے پینے کی چیزوں کا تبادلہ کرتا ہے۔ اسکول میں داخل ہونے کے بعد بچے میں بڑے پیمانے پر سماجی تعلقات کے لحاظ سے تبدیلیاں آتی ہیں۔

(d) جذباتی بالیدگی [Emotional Development]

بچہ پیدائش کے وقت سے ہی اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ بچپن میں بچے کے جذبات عارضی ہوتے ہیں مثلاً روتے ہوئے بچے کو کھلونا دینے پر وہ فوراً رونا بند کر دیتا ہے۔ دھیرے دھیرے اس کے جذبات میں پختگی آتی ہے۔ ماں کی گود میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں وہ گھر کے دوسرے لوگوں کو بھی پہچانتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education, Khuldabad, Dist. Aurangabad

(e) اخلاقی بالیدگی [Moral Development]

ایک سال سے کم عمر کے بچے کو مناسب اور غیر مناسب کا علم نہیں ہوتا۔ ایک سال کی عمر میں وہ اپنے بڑوں کی خواہش کے مطابق کام کرتا ہے۔ دو سال کی عمر تک وہ اچھے اور برے کا فرق سمجھتا ہے۔ تین سال کی عمر میں وہ سمجھتا ہے کہ بڑوں کی ہدایت کے مطابق کام کرنے میں اس کا ہی فائدہ ہے۔ اپنے ٹوٹے کھلونوں کو چھپا دینا یا اس کا قصوردار کسی اور کو قرار دینا جیسی عادتیں بچوں میں پیدا ہوتی ہے۔

شیر خوارگی کی خصوصیات [Characteristic of Infancy]

1. شیر خوارگی کے پہلے تین سالوں میں بچہ کی جسمانی بالیدگی تیز رفتار سے ہوتی ہے۔
2. شیر خوارگی کے دوران بچے کی دماغی کارکردگی، یادداشت، دھیان، جذبات وغیرہ کی کارکردگی کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے۔
3. شیر خوارگی میں بچہ بہت جلد مختلف ضروری باتیں سیکھ لیتا ہے۔ ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ بچہ شیر خوارگی کے درمیان زبان سیکھتا ہے۔
4. شیر خوارگی میں بچہ خوراک، دیکھ بھال، محبت اور ہمدردی اور دیگر جسمانی ضرورتوں کے لیے دوسروں پر منحصر ہوتا ہے۔ وہ خاص طور پر اپنے والدین اور خاص طور پر ماں پر منحصر ہوتا ہے۔
5. بچہ اپنے آپ سے زیادہ محبت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے بھائی بہن اس سے محبت کریں اگر اس کے علاوہ کسی اور سے محبت کی جائے تو اسے فکر ہوتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education, Khuldabad, Dist. Aurangabad

شیر خوارگی میں تعلیم [Education in Infancy]

1. شیر خوارگی کی عمر کو سیکھنے کا بہترین زمانہ مانا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عمر کے دوران سیکھنے کی حد اور رفتار دیگر عمروں سے زیادہ ہوتی ہے۔
2. اس عمر میں بچوں کو اسکول اور گھر میں محفوظ اور محبت بھرا ماحول فراہم کیا جائے۔ اساتذہ اور والدین کی ہمدردی اور محبت بچے کی نشوونما کے لیے اور سیکھنے کے عمل میں مدد کرتی ہے۔
3. بھائی بہن، والدین اور اساتذہ بچوں کے سوالات کا مناسب اور صحیح جواب دے کر ان کی جستجو کو پورا کریں تو ان کی بہتر سماجی جذباتی اور ذہنی تربیت ہوگی۔

۲ ابتدائی بچپن [Early childhood]

بچے کے تین سال سے لے کر چھ سال کی عمر تک کا زمانہ ابتدائی بچپن کہلاتا ہے۔ اس دوران بچہ کی تمام نشوونما و بالیدگی جو اس کی شیر خوارگی کی عمر میں ہوئی ہوتی ہے اس میں پختگی آتی ہے۔

جسمانی بالیدگی (Physical development)

لڑکیوں کی بہ نسبت لڑکے قد اور وزن میں لڑکیوں سے آگے ہوتے ہیں۔ پانچ سال کی عمر میں بچے کا سر بالغ آدمی کے سر سے 90 فی صد کے برابر ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور یہ 270 سے بڑھ کر 350 ہو جاتی ہے۔ چھ سال کی عمر میں دودھ کے دانت گرنے لگتے ہیں۔

8/10

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

سوال نمبر (2)

پیاجے کا ادراکی نشوونما کا نظریہ بیان کیجیے۔
[Piagets theory of cognitive development]

جواب: جین پیاجے (Jean Piaget) ایک ماہر حیاتیات ہے۔ جن کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے۔ ۱۹۲۰ء میں پیرس کی Binet Testing Laboratory میں خدمات کے دوران اپنے تجربات کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچے کہ ہر ایک بچہ چند عملی حرکات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جیسے دیکھنا، پکڑنا، چوسنا وغیرہ۔ یہ پیدائشی حرکات متعلقہ کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح ادراکی صلاحیتوں کے تعلق سے بھی بچہ میں بھی یہ پیدائشی حرکات موجود ہوتے ہیں۔ جین پیاجے نے ان کی ساخت کی بنیادی عملی اکائی (Schmasi) کا نام دیا ہے جب طبعی یا سماجی ماحول کے اثرات سے فرد کی ادراکی ساخت کی اس عملی اکائی یعنی schema کو تحریک ملتی ہے تو وہ رد عمل ظاہر کرتا ہے۔

پیاجے کے مطابق انسان کے دیگر اعضا کی طرح دماغ کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ادراکی ساخت اور دوسرا ادراکی کارگزاریاں۔ فرد کی ذہنی نشوونما کے دوران اس کے دماغ کی اور ادراکی ساخت میں بنیادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ جن کی وجوہات میں بلوغت، پختگی اور سماجی ماحول کے ساتھ تعلق کے نتیجہ توازن (Equilibrium) کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ہر ایک بچہ میں ادراکی ساخت متواتر تنظیم اور ارتقاء کا عمل جاری رہتا ہے۔ جو ایک مخصوص مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ ذہنی نشوونما کے ان مراحل کو پیاجے نے درج ذیل کے مطابق بیان کیا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

پیاجے کے ذہنی نشوونما کے مراحل
- حسی حرکی مرحلہ
- قبل عملی مرحلہ
- بحالت عملی مرحلہ
- باضابطہ عملی مرحلہ

(1 حسی حرکی مرحلہ Sensori-Motor Stage

پیدائش سے دو سال کی عمر تک ذہنی نشوونما کے اس مرحلہ کے دوران بچہ زبان یا الفاظ کا کم سے کم استعمال کرتا ہے اور زیادہ تر اشیاء اور ماحول سے حسی یا حرکی تعلق قائم کرتا ہے اس عمر میں وہ یہ احساس حاصل کر لیتا ہے کہ جو اشیاء اس کی نظروں کے سامنے نہیں ہوتی اور جب دوبارہ نظر کے سامنے آتی ہے تو نظروں سے اوجھل ہونے کے دوران وہ ختم نہیں ہوتی بلکہ کہیں اوجھل ہوتی ہے۔

(2 قبل عملی مرحلہ Pre-Operational Stage

دو سال سے چھ سال کی عمر کے اس مرحلہ میں بچہ کا راست رد عمل حسی یا حرکی شکل سے تبدیل ہو کر اس کی جگہ الفاظ نشانیاں یا مختلف شکلوں کا استعمال کرنے لگتا ہے۔ ذہنی نشوونما کے اس مرحلہ میں بچہ زیادہ خود پسند اور دوسروں کے خیالات کو کم ترجیح دینے والا ہوتا ہے۔

(3 پختہ عملی مرحلہ: Stage of Concrete Operational

سات سال سے گیارہ سال کی عمر میں بچہ منطقی انداز میں سوچنے لگتا ہے لیکن خیالی (Abstract) چیزوں کو سمجھ نہیں

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

وہ انہیں چیزوں اور واقعات کو سمجھ تا ہے۔ جنہیں وہ محسوس کر سکتا ہے۔ تاہم وہ اس عمر میں تعداد، درجہ بندی کرنا اور احتیاطی تدابیر کو سمجھ سکتا ہے۔

4- باضابطہ عملی مرحلہ [Formal operational stage]

بارہ سال سے پندرہ سال تک کے عمر کے اس مرحلہ میں بچہ خیالی چیزوں کو سمجھ میں رکھتا ہے۔ وہ ماحول میں عملی طور سے غیر موجود چیزوں اور مسائل کے تعلق سے اندازہ قائم کرنا اور ان اندازوں کی جانچ کرنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ منطقی اور باضابطہ سائنسی فکر اور مسئلہ کشائی کی صلاحیتیں حاصل کر لیتا ہے۔

★ پیاجے کے نظریہ کا تعلیمی اطلاق

Education Implication

1- پیاجے کے نظریہ کے مطابق فرد کی ذہانت اس کے ماحول کے ساتھ تال میل پیدا کرنے اور قبول کرنے میں اس کی مدد کرتی ہے۔

2- فرد کی اجتماعی، انفرادی اور سماجی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے بچہ کو مناسب تعلیمی تجربات دیے جانے چاہیے۔

3- پیاجے کا نظریہ فرد کی ذہنی نشو نما کے مختلف مراحل کی نشاندہی کرتا ہے اور نشو نما کے مراحل کے مطابق اس کی عمر اور پختگی کی مناسبت سے تعلیمی مواد فراہم کرنے پر زور دیتا ہے۔

4- بچے کے اکتسابی عمل کے دوران مطابقت موافقت اور ذہنی توازن کے لیے موزوں حالات بنانے پر زور دیتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

5- زبانی تدریس کے بجائے مختلف تعلیمی وسائل، مختلف چیزیں، علامتیں اور نشانیاں کے ساتھ بچوں کو راست تجربات فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہے۔

6- بچے کی ادراکی نشو نما کے لحاظ سے نصاب کی ترتیب کی ضرورت کو بیان کرتا ہے۔

9/10

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Aurangabad. *

Dr. Zakir Hussain College of Education Khuldabad.

Name:- Nameera firdous Ayaz Ahemad Khan

Medium :- Urdu

Method :-

Subject :- Contemporary India and Education

Roll. No. :-

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Aurangabad.

سوال نمبر ③

درج ذیل فہرست ذاتوں اور درج ذیل فہرست قبیلوں کی تعلیم -

Education of Schoculed castes (SC) and Schelduled Teibes

جواب

برطانوی حکومت سے قبل اور برطانوی حکومت کے ابتدائی دور میں بھارت میں درج فہرست ذاتوں اور قبیلوں کے علاوہ نچلے طبقات کے لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع میسر نہیں تھے - ۱۸۵۵ء کے بعد سے اس تعلق سے کوشش شروع ہوئیں مہارشی شندے، دادا بھائی نوروجی، مہاتما جیوتی با پھلے اور ڈاکٹر امبیڈکر نے پسماندہ طبقات سے تعلق لوگوں کی تعلیم کے لیے بڑے پیمانے پر کوشش کی - آزادی کے بعد بھارت کے آئین کے تیسرے حصے میں بنیادی حقوق کے تحت ملک کے تمام شہریوں کو یکساں مواقع دینے اور ہر قسم کے بھید بھاؤ، مثلاً ذات، مذہب، طبقہ، اور جنس کو ختم کرنے کے لیے قانونی دفعات بنائی گئی اضافی اور ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ مثبت درجہ بندی کے تحت ایک عرصے سے محروم آبادی کو یکساں مواقع فراہم کریں چنانچہ ملک میں محروم ذاتوں اور قبیلوں کی فہرست بنائی گئی اور ان کی سماجی معاشی و تعلیمی ترقی کے لیے کوشش شروع کی گئی - ملک میں وقفے وقفے سے مختلف کمیشنوں اور کمیٹیوں کی مدد سے درج ذیل فہرست ذاتوں اور قبیلوں کے سماجی معاشی اور تعلیمی حالات کا جائزہ لیا جاتا رہا اور ان کی سفارش کی بنیاد پر ان لوگوں کے لیے پروگرام بنائے گئے S.C. اور S.T. کے لیے بنائی گئی چند کمیٹیوں کی سفارشات اور تدابیر کو مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جا رہا ہے -

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education ★ Khuldabad, Dist. Aurangabad.

1- ڈیبار کمیشن 1961ء

ڈیبار کمیشن کا تقرر خصوصی پر درج فہرست ذاتوں
اور درج فہرست قبیلوں کے صحیح حالات کا جائزہ لینے کے لیے کیا گیا
تھا اپنی تفتیش کے دوران کمیشن نے محسوس کیا کہ درج ذیل
فہرست ذاتوں اور قبیلوں کے بچوں کی تعلیم کے لیے کسی قسم
کے خصوصی انتظام نہیں کیے گئے ہیں چنانچہ کمیشن نے مرکزی
اور ریاستی حکومت سے گزارش کی کہ ان ذاتوں اور قبیلوں
میں ابتدائی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے خصوصی انتظامات کیے
جائیں۔

S.C اور T.C کے بچوں کو چند خصوصی پیشوں کی
تعلیم بھی دی جائے تاکہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کسی پیشہ
کو اختیار کر سکے اپنی اور اپنے خاندان کی اور اپنے سماج کی ترقی
کو یقینی بنا سکیں۔ S.C اور T.C کے بچوں کے لیے قائم کردہ
خصوصی اسکولوں میں انھیں مفت کتابیں، یونیفارم
کھانا اور دیگر ضروریات اشیاء فراہم ہو جائے تاکہ جب
ماں باپ روزی روٹی کی تلاش میں باہر ہیں تو ان کے
بچوں کی ان اسکولوں میں تعلیم کے ساتھ دیکھ بھال اور پرورش
بھی ہوں۔

2- ہندوستانی تعلیمی کمیشن 1964ء - 1966ء

ہندوستانی تعلیمی کمیشن نے اپنی سفارشات میں
SC اور ST کی تعلیم کے لیے چند سفارشات پیش کی
تھی جو درج ذیل ہیں۔ روزی روٹی کی تلاش میں سال بھر
گھومتے رہنے والے خانہ بدوش گروہوں [Nomadic Group]
کے بچوں کی تعلیم کے لیے خصوصی انتظامات کیے جانے چاہیے

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education ★ Khuldabad, Dist. Aurangabad.

غیر درج فہرست ذاتوں اور قبیلوں کے لوگ جو چھوٹے چھوٹے
گروہوں میں رہتے ہیں ان کی اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے
لیے خصوصی انتظامات کیے جائیں۔
قبائلی علاقوں کی مکمل منظم ترقی کے لیے پروگرام بنائیں جائیں

3 قومی تعلیمی پالیسی 1960.

National policy of Education:

نیشنل پالیسی آف ایجوکیشن 1986 نے تمام اقسام کے
تعلیمی نابرابری کو ختم کرنے کے لیے اپنی سفارشات میں زور
دیا ہے۔
ایک پروگرام ایکشن میں اس نے S.C اور S.T سے
تعلق رکھنے والے بچوں کے پرائمری اسکول میں سو فی صد اندراج
اور ۱۴ سال کی عمر کے تمام بچوں کو کم از کم پرائمری تعلیم مکمل
کرنے تک اسکولوں میں روکے رکھنے کے اقدامات کرنے کی سفارش
پیش کیا اور اس کے لیے درج ذیل پروگرام پیش کیے۔

(A) درج فہرست ذاتوں (S.C) کے لیے سفارشات

1 ۱۴ سال سے کم عمر کے بچوں کے والدین کو بچوں کو روزانہ اسکول
بھیجنے پر انعام کی شکل میں کچھ رقم عطا کی جائے۔
2 ایسے خاندان جو گندگی اٹھانا، مردار جانوروں کے چمڑے اتارنا
اور چمڑا رنگنے کے پیشوں سے وابستہ ہے ان کی آمدنی کو
نہ دیکھتے ہوئے ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والے تمام اسکول
بچوں کو اسکالرشپ عطا کی جائے۔
3 پسماندہ طبقات کے تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرنے
اور انھیں تعلیم مکمل کرنے تک اسکول میں روکے رکھنے اور ان
کے لیے خصوصی طور پر معالجاتی کورس شروع کرنے کے لیے مسلسل

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے (S.C.) اور (S.T.) طبقات لوگوں کے علاقوں میں درجہ بندی تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں اور پرائمری، تعلیمی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے خواہشمند اور باصلاحیت طلبہ کو مواقع فراہم کیے جائیں۔

قبائلی علاقوں کے اسکولوں میں معاون از نصاب سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے کیونکہ قبائلی علاقوں کے بچے کھیل کود جسمانی محنت کے اور میدانی کھیلوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اس طرح ان بچوں کو اسکولی تعلیم میں بھی دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔

پسماندہ طبقات کے باصلاحیت بچوں کو ابتدائی مراحل میں ہی خصوصی تربیت اور کوچنگ فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنی دلچسپی سے میدان میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

ایسے بچے جنھیں اسکول کے بعد روزی کے لیے اپنے والدین کا ہاتھ بٹانا پڑتا ہے انھیں خصوصی امداد اور اسکالرشپ فراہم کی جائے۔

S.C. اور S.T. کے بچوں کے لیے قائم کردہ وسائل سہولیات بڑھائی جائے۔ بجلی پانی اور مفت کھانے کے ساتھ ساتھ کتابیں ٹیبل کرسی اور سونے کے لیے بستر فراہم کیے جائے۔

عظیم سماجی خدمت گار مثلاً ڈاکٹر امبیڈکر، مہاتما پھلے، گاندھی جی وغیرہ کا فلسفہ حیات اور سوانح عمری سے طلبہ کو واقف کروایا جائے تاکہ ان میں بھی غیر موافق حالات میں جدوجہد کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

اساتذہ اور طلباء کو پسماندہ طبقات کی عظیم تہذیب اور ثقافت کی اہمیت اور اس کی اہمیت اور صفات سے واقف کروایا جائے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

منصوبہ بندی عمل آوری اور افرادی پیمائش کا عمل جاری رکھا جائے۔

(B) درج ذیل فہرست قبیلوں (S.T.) کے لیے سفارشات:

قبائلی علاقوں میں ابتدائی تعلیم کے لیے اسکول کھولے جائیں۔

قبائلی زبان میں نصاب اور تدریسی کتابیں اور دیگر لوازمات تیار کیے جائیں تاکہ کم از کم پرائمری یا ثانوی درجے تک قبائلی بچے اپنی زبان میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو قبائلی علاقوں میں درس و تدریس کی خدمات انجام دینے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اقساماتی اسکولوں اور آشرم اسکولوں کا بڑے پیمانے پر انتظام کیا جائے۔

اسکالرشپ اور معاوضاتی کورس کے ذریعے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کی ہمت افزائی کی جائے۔

(C) ترمیم شدہ قومی تعلیمی پالیسی NPE 1992

ترمیم شدہ قومی تعلیمی پالیسی 1992ء میں ملک میں جاری پرائمری تعلیم کا عمومی طور پر درج فہرست ذاتوں اور قبیلوں کی پرائمری تعلیم کا خصوصی طور پر جائزہ لیا گیا۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ 1986ء اور 1987ء کی بہ نسبت 1990ء - 1991ء میں طلباء کی تعلیم کے لیے پرائمری اسکولوں میں اندراج میں اضافہ ہوا ہے۔ ترمیم شدہ قومی تعلیمی پالیسی 1992ء میں گزشتہ پالیسی کے مختلف پروگراموں کو جاری رکھتے ہوئے درج ذیل اضافی پروگراموں کو شامل کیا گیا

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

سوال نمبر ④ تاریخی پس منظر میں بنیادی حقوق اور بنیادی ذمہ داریاں بیان کیجیے۔

جواب: بنیادی حقوق اور ریاست کے لیے رہنمایانہ اصول کی بنیاد بھارت کی آزادی کی تحریک سے وابستہ ہے جس کا مقصد آزاد بھارت کے عوام کے لیے آزادی اور سماجی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس کی سنہ ۱۹۱۷ء سے سنہ ۱۹۱۹ء کی مختلف قراردادوں میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ بھارتی عوام کو مساوات کا حق دیا جائے اور قانونی اعتبار سے انگریز حکمرانوں اور عوام کے ساتھ الگ الگ انصاف نہ کیا جائے۔ بھارتیوں کو تقریر اور تحریر کی آزادی دی جائے۔ مقدمات کی سماعت کے دوران عدلیہ میں کم از کم آدھی تعداد بھارتی ججوں کی ہونی چاہیے۔

برطانوی شہریوں کی طرح بھارتیوں کو بھی اپنی حفاظت کے لیے ہتھیار رکھنے کی اجازت اور زیادہ سیاسی حقوق ملنے چاہیے۔

سنہ ۱۹۲۵ء میں اینی بیسنٹ کے ذریعے تیار کردہ دولت مشترکہ بھارت بل [The common wealth of Indian Bill] میں بھارتیوں کے لیے بنیادی حقوق کو شامل کیا گیا تھا۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں موتی لال نہرو کی صدارت میں سوراج قانون کمیٹی نے بھی بھارتیوں کے لیے بنیادی حقوق کا مطالبہ رکھا تھا۔ سنہ ۱۹۳۱ میں جواہر لال نہرو کی صدارت میں کانگریس کے کراچی اجلاس کے دوران بھی آزاد بھارت کے عوام کے بنیادی حقوق کے تعلق سے بحث ہوئی تھی۔ سنہ ۱۹۴۵ء میں قائم سپرو کمیٹی نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے ساتھ عوامی نمائندہ حکومت اور عدلیہ کے برتاؤ کے رہنمایانہ اصول بنانے کا مقصد

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

برطانوی دور کے آخری ایام میں قائم کیبنٹ مشن نے ایک قانونی مسودہ کمیٹی کے قیام کا مشورہ دیا جس کے ذریعہ آزاد بھارت کا قانون تیار کرنے کی ذمہ داری دی جائے۔ کمیٹی نے قانون کے مسودے میں بنیادی حقوق کو شامل کر لیا اس طرح رہنمایانہ اصول برائے ریاست کو بھی قانونی مسودہ میں شامل کر لیا گیا۔ سنہ ۱۹۷۶ء میں قانون کی ۴۲ ویں ترمیم کے تحت بنیادی ذمہ داریوں کو بھی قانون میں شامل کیا گیا۔

Fundamantal Rights :- بنیادی حقوق

قانون کے مسودہ کے تیسرے حصہ میں شہریوں کے بنیادی حقوق دیے گئے ہیں جو شہریوں کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں۔ اور ریاست کو شہریوں کے حقوق کی پامالی سے روکتے ہیں۔ ریاست کو شہریوں کے حقوق کی حفاظت کا پابند بناتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ حقوق سات ہیں، جن میں مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال سے تحفظ کا حق، مذہب کا حق، ثقافت اور تعلیم کا حق، جائیداد کا حق اور قانون میں ترمیم کا حق شامل ہے۔ تاہم ۱۹۷۸ء دستور کی 44 ویں ترمیم کے ذریعہ جائیداد کے حق کو مسودے کے تیسرے حصے سے نکال دیا گیا۔

Right to Equality :- مساوات کا حق

شہریوں کو بنیادی حقوق میں مساوات کا حق سب سے اہم حق ہے جس کی ضمانت قانون کے Article 14 اور 16 کے ذریعہ قانون کی نظروں میں تمام شہری برابر۔ Article 17 اور 18 کے ذریعہ سماجی مساوات۔ Article 15 کے ذریعہ مذہب، ذات، طبقہ، جنس

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Ed. Khuldabad, Dist. Aurangabad

مقام پیدائش یا ان میں سے کسی بنیاد پر عدم مساوات سے
حفاظت کی صورت میں آزاد بھارت کے تمام شہریوں کو
دی گئی -

آزادی کا حق :- Right to freedom

قانون کے آرٹیکل ۱۹ اور ۲۰ کے تحت بھارتی شہریوں کے آزادی کے حقوق کی شناخت کی گئی ہے جس میں تقریر اور اظہار خیال کی آزادی، اجتماع کی آزادی (بغیر ہتھیار کے) جماعت کی آزادی، پیشہ اور رہائش کی آزادی مختلف اصول و ضوابط کا لحاظ رکھتے ہوئے کی گئی ہے -

استحصال سے تحفظ :- Right against Exploitation

قانون کے Article 23 اور 24 کے ذریعہ آزاد بھارت کے تمام شہریوں کو استحصال سے تحفظ کا حق دیا گیا ہے - جس میں انسانی نقل و حمل، جبری خدمات، بندھوا مزدوروں اور بچہ مزدوری سے حفاظت کے لیے قانونی اقدامات کیے گئے ہیں -

مذہب کی آزادی کا حق :- Right to freedom of Religion

قانون کے Article 25 تا 28 کے تحت آزاد بھارت کے تمام شہریوں کو اپنی پسند کے عقیدے اور مذہب کو اختیار

Dr. Zakir Hussain College of Ed. Khuldabad, Dist. Aurangabad

Dr. Zakir Hussain College of Ed. Khuldabad, Dist. Aurangabad

کرنے کی آزادی ہے -

Article 25 عقیدے کی آزادی ، Article 26 مذہبی تسلط سے آزادی
Article 27 مذہبی اخراجات کے لیے زبردستی چندے سے آزادی
Article 28 ریاستی تعلیمی اداروں یا حکومت سے امداد یافتہ تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم سے ممانعت کو یقینی بناتے ہیں

ثقافتی اور تعلیمی حقوق : Cultural & Educational Right

قانون کے Article 29 اور 30 کے تحت شہریوں کو ثقافتی و تعلیمی حقوق دیے گئے -

Article 29 ثقافتی لسانی اور مذہبی اقلیتوں کو اپنی تہذیب زبان اور عقیدہ کے تحفظ کا حق دیتا ہے - اقلیتوں کے قائم شدہ تعلیمی اداروں میں ان کے امیدواروں کو ۵۰ فی صد نشستیں فراہم کرنے کا حق اور ریاستی اداروں میں کسی بھی قسم کے بھید بھاؤ نہ کرنے کی ہدایت اس قانون کے ذریعہ ریاستی حکومتوں کو دیے گئے

Article 30 اقلیتوں کو اپنی پسند کی تعلیمی ادارہ قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کی آزادی دیتا ہے -

قانونی اصلاحات کا حق : Right to constitutional Remedies

قانون کے Article-32 کے تحت آزاد بھارت کے ہر ایک شہری کو اپنے بنیادی حقوق کی پامالی کی صورت میں عدلیہ سے انصاف حاصل کرنے کا حق بنیادی حقوق کے طور پر شامل کیا گیا - Article 226 کے تحت وہ ملک میں کسی بھی ہائی کورٹ سے اپنے بنیادی حقوق کی پامالی کی صورت میں انصاف طلب کر سکتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Aurangabad

Dr. Zakir Hussain college of Education Khuldabad.

Name :- Nameera firdous Ayaz Ahmed Khan.

Medium :- Urdu

Method :-

Subject :- Language Across the curriculum.

Roll No. :-

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

سوال نمبر (5) عمل مراسلت کے معنی اور اجزا بیان کیجیے؟

جواب:

مراسلت کے معنی: Meaning of communication

مراسلت یا مواسلت جسے انگریزی زبان میں communication کہا جاتا ہے۔ یہ لاطینی زبان کے لفظ communis سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں مشترک یا لین دین یا باہمی اشتراک۔ اشتقاقی جس کے معنی ہوتے ہیں Etymological معنی میں سمجھیں تو یہ لفظ communication سے درج ذیل کے مطابق معنی اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

1- باہمی اشتراق کی بنیاد پر خیالات اور احساسات کا تبادلہ۔
2- افتلاط کا تبادلہ ان کے عام مفہوم بن جانا۔
3- تجربات کا افتلات جو آپسی لین دین پر مبنی ہے۔
4- دو طرفہ عمل جس میں افتلاط اور معلومات شامل ہوتے ہیں۔

Encylopedia of Beitania میں ذیل کے الفاظ بیان کیے گئے ہیں۔

The exchange of meaning or infoemation between two individuals aheoush a common system of symbols.

نشانیوں کے ایک مشترک نظام کے ذریعہ دو افراد کے درمیان معنوں یا معلومات کا تبادلہ۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education Khuldabad, Dist. Aurangabad

درج بالا وضاحت کی بنا پر مراسلت یا مواصلات کے تعلق سے جو تصور ذہن میں ابھرتا ہے اس کے مطابق مراسلت یا مواصلت کا عمل ایک ایسا عمل ہے جسکے ذریعہ سے دو یا دو سے زائد افراد کے مابین خیالات احساسات اور معلومات کا تبادلہ ایک واسطہ مثلاً تحریر، تصویر، آواز، اشارے نشانیاں وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے دونوں اشخاص واقف ہوتے ہیں۔ اس طرح معلومات اور خیالات کے لین دین کو مراسلت یا مواصلت کیا جاتا ہے۔ مراسلت کا عمل دو راہی عمل ہے یہ دو یا دو سے زائد لوگوں میں تعلق پیدا کرتا ہے تصاویر کا استعمال کرتا ہے۔

وصول کنندہ یا منزل

Recieves (or) Destination

پیغام یا معلومات حاصل کرنے والے تکنیکی زبان میں Disoedee کیا جاتا ہے جو مراسلت کے عمل میں معلومات کی منزل یا معلومات یا پیغام کو وصول کرنے والا ہوتا ہے پیغام وصول کرنے والے کو پیغام بھیجنے والے کے پیغام وصول کرنے اسے سمجھنے اور اس پر رد عمل کرنے کا اظہار ہوتا ہے۔ کامیاب مراسلت کے لیے ضروری ہے کہ پیغام رسانی کے ذریعہ کے طور پر ایسے واسطے کا استعمال کیا جائے جس سے پیغام بھیجنے والا پیغام حاصل کرنے والا دونوں واقف ہوں پیغام وصول کنندہ پیغام کی قبول سمجھنے والے کو اشارہ دیتا ہے کہ اس کے ذریعہ پیغام کو حاصل کر لیا گیا اس طرح پیغام وصول کنندہ کے رد عمل اور معلومات ہم مراسلت کا عمل مکمل ہوتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education Khuldabad, Dist. Aurangabad

عمل مراسلت کے اجزاء :- component of communication

عمل مراسلت میں چار اہم اجزاء ہیں -

بھیجنے والا مرکز :-

پیغام یا معلومات بھیجنے والے کو تکنیکی زبان میں Encoder کیا جاتا ہے۔ جو پیغام یا معلومات بھیجنے والا پیغام یا معلومات کا مرکز ہوتا ہے۔ معلومات کا مرکز بھیجنے والا قابل اعتماد اور صحیح معلومات دینے والا ہوتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Scanned with OKEN Scanner

سوال نمبر (6)

زبان کے معنی اور خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب

زبان :- Language

زبان کا مطلب ہے بولنا۔ انسان اپنے خیالات اور محسوسات کا اظہار کرنے کے لیے بولتا ہے۔ اگرچہ اس کے لیے وہ حرکات و سکنات اشارات یا اداکاری کا بھی استعمال کر سکتا ہے لیکن ان طریقوں میں دشواریاں ہوتی ہے اور بات کو صحیح طور پر واضح نہیں کیا جا سکتا اس لیے زبان کا ارتقاء ہوا زبان کا اصل بولنا ہے۔

زبان ایک خالص انسانی اور غیر جبلی طریقہ ہے جس کے ذریعہ خیالات جذبات اور خواہشات کی مراسلت ایک باشعور نشانیوں کے نظام کے ذریعہ ہوتی ہے۔

Language is purely human and non-intinc-tive method of communicating ideas, emotions and desiees by meanes of a system of voluntaeialy peoduced symbol

عام طور پر زبان سے ہماری مراد اس عمل سے ہوتی ہے جس میں صوتی نظام کے ذریعہ مخصوص آوازوں کے ذریعہ انسان کے جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Featuee of Language: زبان کے خواص

1- زبان مراسلت کا ذریعہ :-

زبان مراسلت کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعہ زبانی اور تحریری دونوں اقسام کی مراسلت ممکن ہے۔ شروعاتی دور میں زبان صرف بولی جاتی ہے آگے چل کر اس میں تحقیق کے ذریعہ آواز کی اکائیوں کے لیے نشانیاں طے کی جاتی ہے۔ اور اس طرح زبان کی تحریری شکل وجود میں آتی ہے۔ زبان کے ذریعے انسان اپنے خیالات اور ذہنی افکار کو دوسروں کے سامنے زبانی اور تحریری شکل میں پیش کرتا ہے۔ غیر طبعی تصورات اور غیر مادی اشیاء کے بارے میں بھی زبان کی مدد سے تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔

2- زبان نقل کے ذریعہ : Language by Imitation

ارسطو کے مطابق نقل انسان کی اہم ترین خوبی ہے۔ نقل کے ذریعہ ہی وہ زبان بھی سیکھتا ہے۔ بچہ جب بولنا سیکھتا ہے تو اپنے والدین دوستوں اور سماج کے دیگر افراد کی باتوں کو غور سے سنتا ہے اور پھر ان کی نقل کرتا ہے۔ شروعاتی غلطیوں کی جلد اصلاح کر کے وہ مادری زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا سیکھ جاتا ہے۔

3- زبان تغیر پذیر Language eveechanging

تغیر یا تبدیلی قدرت کا اصول ہے۔ سماج میں ہر ایک چیز

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

Dr. Zakir Hussain College of Education, Khuldabad, Dist. Aurangabad

تغیر پذیر ہے - زبان بھی تبدیلی سے استثناء نہیں - لیکن زبان
میں تبدیلی نہایت سست رفتار اور غیر محسوس طریقہ سے ہوتی
ہے - زبان کی تغیر پذیری کا تعلق سائنسی و تکنیکی ترقی
آبادی کی حرکت پذیری, ذرائع ابلاغ, شہریانہ, فصحیانہ اور
انسانی علوم کی ترقی سے جوڑا جاتا ہے - عام بول چال میں نئے
الفاظ کا استعمال اور غیر معروف الفاظ کا ترک کرنا زبان کی
تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے -

4 زبان کی ساخت Structure of Language

دنیا کی تمام زبانوں میں ساخت کے اعتبار سے
انفرادی خصوصیات پائی جاتی ہیں - چند عمومی خواص
جیسے آواز کی بنیادی اکائی یعنی کی حرفا, حروف سے جملے
بنانا, جملوں کو ترتیب وار پیش کر کے عبارت تیار کرنے کے عمل
کو چھوڑ کر ہر ایک زبان ساخت کے اعتبار سے دوسری
زبان سے مختلف ہوتی ہے. حروف تہجی کی تعداد, الفاظ تیار
کرنے کا طریقہ, جملہ بندی, واحد جمع جنس و قواعد کے
اصول ہر ایک زبان میں الگ ہوتے ہیں

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar

5 جغرافیائی حدود Geographical Limits

ہر ایک زبان کی جغرافیائی حد ہوتی ہے - جس
میں وہ زبان رائج ہوتی ہے. اپنے علاقہ سے باہر جانے

Dr. Zakir Hussain College of Education, Khuldabad, Dist. Aurangabad

پر زبان کا خالص پن برقرار نہیں رہتا اور اس میں تبدیلی
آجاتی ہے . علاقائی الفاظ اور مقامی بولی کا لب و لہجہ اس میں
شامل ہوتا ہے .

6 زبان انسانی سرمایہ Language Humancapital

زبان انسانی سرمایہ ہے — انسانیت کی ابتدا
اور سماجی تشکیل کے بعد سے انسان نے جو کچھ بھی علم و ہنر
حاصل کیا ہے اسے زبان کی مدد سے ہی محفوظ کرتا چلا آرہا ہے
زبان ہی کی مدد سے وہ اس ورثے کو اپنی اگلی نسل کو منتقل
کرتا ہے انسان کے تمام ترقیوں اور کامیابیوں کی بنیاد زبان
ہی ہے -

7 زبان تہذیب کا حصہ Language part of culture

زبان انسانی تہذیب کا اہم ترین حصہ ہے - زبان
سے ہی تہذیب کی شناخت ہوتی ہے - زبان تہذیب کی بقاء
اور ترویج کا ذریعہ ہے - یہ مختلف تہذیبوں کے درمیان
فرق اور مماثلت کو واضح کرتی ہے - زبان کی مدد سے ہی انسانی
تہذیب نئی نسل میں منتقل ہوتی ہے -

10

Principal
Dr. Zakir Hussain College of Education
Khuldabad, Dist. Chhatrapati Sambhajinagar